



سوال

(644) ہمارے باپ کی ساڑھے سات (7.5) ایکڑ زمین تھی الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم تین بہن بھائی تھے۔ رانا امداد علی بن شاہ دین خاں، رانا مشتاق علی بن شاہ دین خاں، حمیدہ بیگم دختر شاہ دین خاں۔ ہمارے باپ کی ساڑھے سات (7.5) ایکڑ زمین تھی۔ ساڑھے چھ ایکڑ زمین میں نے اور میرے بڑے بھائی نے خریدی۔ میں اور میرا بڑا بھائی دونوں لکھے کھیتی باڑی کرتے تھے۔ بڑے بھائی کی شادی ہو چکی تھی اور اس کے تین بچے تھے۔ اسی دوران ہمارے گھر بلو حالات سازگار نہ تھے اس وجہ سے میں گھر سے چلا گیا، پھر مجھے واپس لایا گیا تو میں نے ایک کنال رقبہ کا پلاٹ خریدا۔ پھر میری شادی ہو گئی تو ہم نے وہ پلاٹ جو ذاتی طور پر میں نے خریدا تھا اس کو حوبلی بنا لیا، میں اور میرا بھائی اس گھر میں رہنے لگے جو میرے باپ کی ملکیت تھا، کچھ عرصہ بعد ہماری زمین سیم زدہ ہو گئی یعنی کاشت کے قابل نہ رہی تو میں وہاں سے نوشہرہ ورکال شفٹ ہو گیا اور یہاں پر ہی میں نے اپنا کاروبار کیا۔ اسی دوران میرا بھائی مجھے کبھی زمین کا ٹھیکہ دیتا اور کبھی نہ دیتا میں نے چاہا کہ زمین فروخت کر دوں، زمین کو ہم نے زبانی تقسیم کیا۔ میں نے اپنے حصے کی زمین کا کسی گاہک سے سودا طے کیا، لیکن میرے بھائی نے ان سے کہا یہ زمین میری ہے آپ ان سے زمین نہ خریدیں اس وجہ سے میرے حصے کی زمین فروخت نہ ہو سکی۔ پھر میں نے اپنے بھائی کی بیٹی زاہدہ دختر رانا امداد علی سے خفیہ سودا کیا، ساڑھے چھ ایکڑ رقبہ کا سودا کیا اور اس رقبہ کی میں نے رقم بھی وصول کر لی جبکہ رقبہ ابھی تک میرے ہی نام ہے۔ اب میں نے چاہا کہ اپنی بقیہ زمین اور وہ ایک کنال کاربائشی پلاٹ فروخت کر دوں تو میرے بھائی نے کہا کہ آپ یہ پلاٹ فروخت نہیں کر سکتے کیوں کہ یہ پلاٹ میرا (رانا امداد علی کا) ہے۔ ہم نے برادری کی پہچانیت سے اس پلاٹ کا فیصلہ کروایا۔ پہچانیت نے میرے (رانا مشتاق) حق میں فیصلہ کیا۔ پلاٹ لال لکیر کے اندر ہے۔ اس وجہ سے اس کا انتقال نہیں ہوتا جس کا قبضہ ہو اسی کا پلاٹ مانا جاتا ہے یہ پلاٹ چونکہ میرا ہے، میرا بھائی نہ تو قبضہ دیتا ہے اور نہ فروخت کرنے دیتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ میں نے جو رقم اپنی بھتیجی سے زمین کا سودا طے کر کے وصول کی ہے اس رقم سے اپنے پلاٹ کی قیمت وصول کر کے بقیہ رقم کی اسے زمین دے دوں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں مجھے اس رقم سے اپنے پلاٹ کی قیمت وصول کرنے کی اجازت ہے؟ ہماری زمین چودہ ایکڑ تھی کچھ زمین چھٹی قسم کی تھی اور کچھ زمین ہلکی قسم کی تھی ہم دونوں کی رضامندی سے یہ طے پایا کہ چھٹی قسم کی پونے چھ ایکڑ زمین بڑے بھائی کے حصے میں آئی اور ہلکی قسم کی زمین سوا آٹھ ایکڑ میرے حصے میں آئی۔ اب ہمارے درمیان اختلاف ہو گیا ہے تو میرا بھائی کہتا ہے کہ آپ کے پاس زمین زیادہ ہے لہذا میں کا حصہ اس سے ادا کریں کیا وہ اس بات میں حق پر ہیں؟ (رانا مشتاق)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے والد صاحب کی متروکہ جائیداد زمین وغیرہ وصیت و قرض ادا کرنے کے بعد آپ تین بہن بھائیوں اور دیگر وارثوں (اگر ہوں) کے درمیان کتاب و سنت کے مطابق تقسیم ہوگی۔ باقی آپ کا اپنے بھائی کے ساتھ چھٹا تو اس کا حل یہ ہے کہ آپ اور آپ کے بھائی جن ثالثوں پر اعتماد کرتے ہیں پہلے ان کو تحریر کر دیں کہ جو آپ فیصلہ کریں ہم دونوں اسے قبول کریں گے پھر ان کو اپنے اپنے بیان لکھ کر پیش کریں تو جو وہ ثالث فیصلہ فرمائیں اس کو دونوں بھائی قبول کر لو اور اس پر عمل کرو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سعادت دارین سے نوازے۔

آمین یا رب العالمین ۱۵ ۴ ۱۴۲۲ھ



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام و مسائل

جلد 02 ص 637

محدث فتویٰ